السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ماہ رمضان کے آتے ہی آٹھ اوربیس کاجھگڑا کھڑا ہوجاتا ہے خصوصاًجن مساجد میں اہلِ حدیث اوراحناف مل جل کر نماز پڑھتے ہیں۔ دونوں طرف سے دلائل دیے جاتے ہیں لیکن ماننا کوئی نہیں کہا جاتا ہے کہ نوافل پر کوئی پابندی نہیں۔ بیس رکعت اس طرح پڑھ لی جائیں کہ آٹھ رکعت سنت اورباقی نفل کیا یہ درست ہے۔ کیا نوافل کی تعداداس طرح مقرر کرلینا کہ نہ ان میں کمی کی جائے نہ زیادتی توکیا وہ نفل ہی رہیں گے ان کی حیثیت فرائض یا سنت کی ہو جائے گی۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت ا مسیبھی۔ ۲۰ رکعت تراویح پڑھی جاتی ہیں جو دوامام پڑھاتے ہیں۔

ان کا کہنا یہ ہے کہ جب ہم اس کے دوحصے کرتے ہیں تو پھر ان کی حیثیت سنت کی نہیں رہتی بلکہ یہ نوافل بن جاتے ہیں۔ صرف احناف ہی ۲۰ رکعت تراویح سنت کرکے پڑھتے ہیں۔ برائے مہربانی سب پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔ جزاکم ا احسن الجزائ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اصل یہ ہے کہ نمازِ تراویح صرف آٹھ رکعات ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں تصریح موجود ہے کہ:

(مَا کَانَ یَزِیدُ فِی رَمَضَانَ وَلَا فِی غَیرِہٖ عَلٰی اِحدٰی عَشرَۃَ رَکعَۃً) صحیح البخاری، باب فَضلِ مَن قَامَ رَمَضَانَ، رقم: ۲۰۱۳

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات (وتر سمیت) سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔''

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ رقمطراز ہیں:

وَاَمَّا مَا رَوَاہُ اِبنُ اَبِی شَیبَۃَ مِن حَدِیثِ ابنِ عَبَّاسَ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی فِی رَمَضَانَ عِشرِینَ رَکعَۃً وَالوِترَ فَاِسنَادُہٗ ضَعِیفٌ وَقَد عَارَضَہٗ حَدِیثُ عَائِشَۃَ ہٰذَا الَّذِی فِی الصَّحِیحَینِ مَعَ کَونِہَا اَعلَمَ بِحَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ لَیلًا مِن غَیرِہَا' وَاللّٰہُ أَعلَمُ۔ فتح الباري: ۲۵۴/۴

حاصل یہ کہ بیس رکعت والی روایت ضعیف ہے اور آٹھ والی صحیح ہے۔

باقی رہا آٹھ سے زائد بطورِ نوافل پڑھنے کا مسئلہ، جائز تو ہے لیکن آپ ان کے ساتھ اس طرح شریک نہ ہوں کہ دیکھنے والے کو شبہ ہو کہ شاید یہ بھی بیس کی سنیت کے اعتقاد سے پڑھ رہے ہیں۔ بہتر ہے کہ آٹھ سے فارغ ہو کر آپ گھر لوٹ جائیں۔

اور جہاں تک ائمہ حرمین کے عمل کا تعلق ہے۔ سو اس کی بنیاد غالباً مطلق نوافل پر ہے۔ اس لیے رمضان کے آخری عشرہ میں قیام اللیل کے نام پر رکعات میں اضافہ کرلیا جاتا ہے۔

یادرہے سعودی عرب کی کئی ایک مسجدوں میں آٹھ رکعات کا بھی اہتمام ہوتا ہے۔ بالخصوص وہ مسجد جس میں سعودی عرب کے مفتی اعظم سماحۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تراویح کا اہتمام کرتے ہیں۔

مسئلہ ہذا پر رکعات تراویح اور تعامل صحابہ اور آٹھ رکعات سے زائد نوافل کا کیا حکم ہے؟ بالتفصیل میرے فتوے ماہنامہ ''محدث'' لاہور میں عرصہ سے چھپے ہوئے ہیں ان کی طرف مراجعت مفید ہے۔

اور بطورِ تصنیف لطیف ''انوار مصابیح'' مؤلفہ مولانا نذیر احمد رحمہ اللہ کا مطالعہ فرمائیں۔ موضوع ہذا پر منفرد تالیف ہے۔ محقق مؤلف نے واقعی ناقدانہ نظر سے بحث مباحثے کا حق ادا کردیا۔ جزاہ ا احسن الجزاء وجعل الجنۃ مثواہ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ: 703